

امام ابو حنیفہؒ

اور ان کے

ناقدین

تالیف: مولانا حبیب الرحمن فاضل شروانیؒ

ترمیم و تنقیح: مولانا محمد عبدالرشید نعمانی



امام ابو حنیفہؒ

اور ان کے

ناقدین

از

نواب صدیق جنگ مولینا حبیب الرحمن شروانیؒ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس کتاب میں

امام اعظمؒ کے ذکر کے بعد صاحبین یعنی قاضی ابو یوسفؒ اور محمد بن حسن
شیبانیؒ کے حالات درج ہیں، جو مولانا شروائیؒ کے تالیف ہندو از خطیب
بغدادیؒ سے اقتباس کر کے لکھے۔

اہل علم کے ذوق کا لحاظ کر کے اب مولانا شروائیؒ کے مضمون کے بعد تالیف خطیب
بغدادیؒ کا اصل متن جو تینوں ائمہؒ کے مناقب سے متعلق ہے نقل کروا گیا ہے۔
مولانا شروائیؒ کی علمی اہمیت کے پیش نظر اس کا ذکر بھی جو یاد رفتگان سے
منقول ہے پیش کیا جا رہا ہے۔

(پیش)

فہرست مضامین

| صفحہ | مضمون |
|------|-----------------------------------|
| ۹ | مولانا حبیب الرحمن خان شروانیؒ |
| ۱۹ | تاریخ خطیب ہندوی |
| ۲۲ | خطیب ہندوئی |
| ۲۴ | تاریخ خطیب |
| ۲۵ | ہندو |
| ۳۰ | تراجم |
| ۳۳ | ابو حنیفہ نعمان بن ثابت |
| ۳۵ | علم |
| ۳۶ | عبادت و عہدہ |
| ۳۷ | شب بیداری و قرآن طوائف |
| ۴۰ | دُورِ عقل و قریبی اور دیر کی نظری |
| ۴۱ | حق پر استقامت |
| ۴۲ | فقہ ابو حنیفہؒ |
| ۴۹ | برص |
| ۵۰ | برصوں پر تحقیقی نظر |
| ۵۷ | غلام |
| ۶۰ | نقد حق کی تائیدی حقیقت |
| ۶۴ | حضرت عبدالعزیز مسعودؒ |

| صفحہ | |
|------|-----------------------|
| ۶۶ | ملالت بالذکر ایک نظر |
| ۶۷ | ملقمین قیس |
| ۶۸ | مسرور الصدوق |
| ۶۸ | اسد الحق |
| ۶۸ | عمرو بن شریل |
| ۶۸ | شرط القاضی |
| ۶۸ | ابو جرم الحق |
| ۶۸ | مکابر بن سیلم |
| ۶۹ | فد حق پر ایک نظر |
| ۷۳ | قاضی الوردیوسف |
| ۷۵ | تصیل علم |
| ۷۶ | امام اعظم کی صحبت میں |
| ۷۸ | عبدہ تضا |
| ۷۸ | وفا |
| ۸۰ | مناقب و برہ |
| ۸۱ | امام محمد |
| ۱۷۳ | وصیت الامام اعظم |



آہ! مولانا شروانیؒ

اگست کی کوئی آخری تاریخ تھی کہ لاہور کے کسی اخبار میں سرسری طور سے یہ خبر چھپی کہ مولانا شروانیؒ کا انتقال ہو گیا۔ خبر پڑھ کر دل دھک سے ہو گیا اور اپنی دوری، میجری اور جمہوری پر بڑا افسوس آیا، میں نے مرحوم کی زندگی ہی میں ان کے واقعات اور واقعات شروانیؒ کے بعض احوال کھواگر دار العتین میں رکھ لئے تھے۔ اب جب کہ ان کا سانحہ پیش آیا تو تقریر کی مجوری دیکھئے کہ تدبیر کوئی کام نہ آتی۔

مرحوم نے پچاس سال کی عمر میں تاریخ ۱۹۵۰ء اگست ۱۹ء کو دنیا سے رگ و بو کو خیر باد کہا، اور سلف صالحین سے جاملے، وہ ان کی ولادت کی تاریخ ۱۸۷۸ء شعبان ۱۲۹۳ء مطابق ۱۸۶۶ء (مرحوم سے میرے تعلقات اس قدر گونا گوں تھے کہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس کو کہاں سے شروع کیا جائے، اور کیا کہا جائے اور کیا چھوڑا جائے، میں نے دوسرے کو سب سے پہلے ۱۹۰۳ء میں نصف صدی پہلے پستہ کے اجلاس ندوہ میں دیکھا تھا، پھر اشباب نوردان شمس و جمال، پیدرنگ سیاح، قرب صورت ڈارٹھی، اور سر پرز نعین بلند و بالا قامت، لطیف و قیمتی لباس، جلسہ کے ہر اجلاس میں نیا چوڑا زیب بدن، کبھی سر پر حمامہ، کبھی گول ٹوپی، کبھی ٹرکی ٹوپی، ہر صرح محل رہاتے، آنکھیں اٹھ جاتیں، آنکھیاں اشارہ کرتیں، لوگ ایک دوسرے کو دیکھاتے اور رہاتے، اسی طرح میں نے دیکھا، اور بتایا کہ یہ علی گڑھ کے ایک تیس عالم ہیں۔

۱۹۰۳ء میں جب میں ندوہ آیا، تو مدرسہ حق کے ذکر و جمیل سے پُر شور تھا، انتظامی جلسے سال میں چند بار ہوتے، اور وہ حق میں جب آتے تو جلسہ کی اہمیت بڑھ جاتی، ۱۹۰۳ء میں جب ندوہ نکلا، اور وہ اس کے اڈیٹر ہوتے، اور میرے ایک دو مضامین اس میں نکلے، تو تعارف بڑھا، جب وہ آتے میں حاضر ہوتا، اور وہ اپنے بزرگانہ لطف و فرازش سے نوازتے، ۱۹۰۳ء میں جب میری جماعت

کی دستار بندی کا جلسہ ہوا اور عاکسا کی عربی تقریر نے حاضرین سے دلچسپی حاصل کی اور حضرت
الاستاذ نے خوش ہو کر اپنے سر سے دستار اُٹھ کر میرے سر پر رکھی تو اس جلسہ میں مولانا شروانی شریک
نہ تھے تاہم حضرت الاستاذ نے خود اپنے قلم سے لکھ کر ان کو اس واقعہ کی بڑی مسرت سے خبر دی
وہ خط ”مکاتیب شبلی“ میں درج ہے استاد کی یہ وساطت مولانا شروانی سے تعریف کا نیا قدیم بنی۔
سنہ ۱۹۱۱ء میں جب مکاتیب شبلی کی تدوین کا خیال آیا تو استاد نے پھر مولانا شروانی سے تقریر
کی کہ ان کے پاس شبلی کے جو خطوط عربی و سنہ سلیمان کو دیتے ہائیں سنہ ۱۹۱۳ء میں جب تدوین میں
حضرت الاستاذ کے حبیب ایسا انگریزی درس کے انصاف و تاریخ کی غلطیوں کی تصحیح کا کام میرے سپرد ہوا
تو پھر تازہ تعریف کی گئی۔ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء میں جب حضرت الاستاذ بیمار ہوئے اور حالت یابوسی کو پہنچی تو
عاکسا رحمانہ خدمت تھا۔ سبک پہلے میں سفا شذیت تعلق کی بنا پر جو ان دونوں دوستوں میں تھا
اس مضمون کا ایک مختصر کارڈ ان کو بھیجا۔ ”خسوس کہ الماروق“ کا مصنف اس وقت فوت و حیات کی
کشمکش میں ہے۔ الماروق کو مولانا نے وفات پائی اس کی اطلاع دی اس کے بعد سے جو ان سے
مکاتبات کا سلسلہ شروع ہوا تو آج سے دو برس پہلے تک اس وقت تک برابر قائم رہا جب تک ان کی فوت
ماظہ اور عام قوت جسمانی کام رہی رہی آج سے دو سال پہلے میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کورٹ
کی میٹنگ میں سبک آزمی و نور ان سے ملا۔ میں نے دیکھا کہ ان کا تیر سا قد تھیں کون بن چکا ہے، دو چہرہ جو
کلاب سا تروتازہ اور شاو اب رہتا تھا، پڑ مرودہ اور مڑھایا تھا اسی وقت دل نے کہا کہ یہ پراپٹ سحر بکھا
ہی چاہتا ہے۔

یہاں عمر بھر دستور دار حضرت الاستاذ کے مخصوص احباب اور دوستوں سے بزرگداشت
کا تعلق رکھوں اور ہمیشہ ان کے سامنے اپنے کو بچوٹا سمجھوں چنانچہ مرحوم سے خصوصیت کے ساتھ
میری طرف سے خور و زاد اور ان کی طرف سے بزرگداشت تعلق قائم رہا میں انہیں خدمت لکھتا وہ عزیز لکھتے
دارالمصنفین کی پیمیں میں مرحوم کی بزرگداشت حمایت ہمیشہ رہتا رہی دارالمصنفین کے پہلے صدر شمس
مولوی کر امت حسین اور دوستوں سے قریب حماد الملک اور میرے مولانا شروانی ہوتے اس تعلق

سے بھی اُن سے غلط و کمائیت کا مسئلہ کمتر و اُکبر کیا۔ ایک دفعہ جب اصحابِ اہلِ تہذیبوں کے محفوظ خطوط دیکھنے تو سب سے زیادہ جن کے خطوط میرے پاس نکلے، وہ اپنی کے تھے۔ میں نے جب انھیں اس کی اطلاع دی، تو اس پر مسرت ظاہر فرمائی، اور لکھا کہ اس میں تعجب کی کیا بات ہے، اس کا اُلٹا ہوتا تو تعجب ہوتا۔
 وہ قدیم و جدید تعلیم کا بہترین مجموعہ تھے، فارسی و عربی تعلیم گھر پر حاصل کی، عربی کی اونچی کتابیں حضرت مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھ میں کے درس میں پڑھیں، انگریزی تعلیم میٹرک تک اگر اسکول انگریز میں پائی، اُن کی جوانی تک علم و فنِ اوردین و تقویٰ کے باکمال اکابر موجود تھے۔
 وہ ہر ایک کے در تک پہنچے، اور ہر ایک سے حسبِ استعداد کسب فیض کیا، شیخِ مسین یعنی عرب میثم بھوپال سے سندِ حدیث حاصل کی، قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی سے فیض پایا، بیتِ قطبِ اوقات حضرت مولانا شاہ فضل رحمان صاحب گنج مراد آبادی سے کی تھی، مولانا محمد نعیم صاحب فرنگی علی کی زیارت سے بھی فیض یاب تھے۔

اُن کا سب سے پہلا مضمون جس نے لوگوں سے خراجِ تحسین وصول کیا وہ بابر پر ہے جو رسالہ حسن حیدر آباد میں چھپا تھا، اور جس پر مصنف کو ایک اشرفی انعام ملی تھی، مولانا شمس الدین کی الامون پر اُن کا تبصرہ اُن کا پہلا تنقیدی کارنامہ ہے، ہر قارئین میں شوقِ قدوائی کے اعتبار آزاد میں چھپا تھا، اُن کے رسائل میں دو بہترین تاریخی رسائل ہیں، یہ دونوں ندوہ کے سالانہ جلسوں میں پڑھے گئے تھے، پہلے کا نام "مطالعے سلف" ہے، اور دوسرے کا نام "تاریخِ علماء"۔
 یہ دونوں اُنیسویں صدی کی یادگار ہیں۔ ۱۸۹۰ء میں لاہور سے جب مخزنِ بکلا تو اس کی محفل میں بھی یہ شریک تھے، حضرت خسرو کے تو زیارت پر اس میں اُن کا مضمون چھپا تھا، ۱۸۹۰ء میں الندوہ کے شریک اڈیشنر جوئے، تو اخلاق پر اُن کے مضامین نکلے۔

علی گڑھ کی مجلسوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات میں القصدین لکھ کر پیش کی، حیدر آباد کی میلا کی مجلسوں کے وہ بانی تھے، اُن میں سیرت پر مختلف رسائل لکھے، جو پچھلے اور پچھلے، معارف میں اُن کے مضامین اور اُن کی غزلیں اکثر ترغیب و تلقین میں۔

شہر شاعری کا ذوق اُن کو آغاز سے تھا۔ حسرت تھکس کرتے تھے، اردو اور فارسی دونوں میں مشق سخت کرتے تھے، اردو میں حضرت امیر میر تقی سے اصلاح اور فارسی میں مولانا شبلی سے مشورہ کرتے تھے، فارسی کے مشہور شاعر حضرت خواجہ عنبر سے بھی مولانا شبلی کے ذریعہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اُن کے علاقائی فضا میں دہلی کی بڑی نمایاں تھی، جس سے جتنا ملتے تھے، تمام عمر اسی جگہ ملتے رہے، جب کھنڈر آئے تو قسطنطنیہ علی صاحب کی کوٹھی میں ٹھہرتے تھے، اور تمام عمر میں کبھی اس دھڑ میں فرق نہیں آیا، پھر اس قیام میں جن میں بزرگوں اور دوستوں سے ملتے کا دستور تھا، اسی طرح وہ جا کر ملتے، اور اتنی دور بیٹھے، کھنڈر میں فرنگی محل اور وہاں بھی مولانا محمد نسیم صاحب کی نشستگاہ میں ضرور حاضر ہوتے۔

اُن کی برائی تھی، کہ ندرہ کا قتلہ بدلتا ہوا، یہ وہ مجلس تھی، جس کی روحانی اور علمی صدارت جن دہلی بزرگوں سے نسبت رکھتی تھی، یعنی مولانا شاہ فضل رحمان صاحب گنگوڑا آبادی اور حضرت مولانا محمد الطیف احمد صاحب دہلی سے اُن کو تعلق تھا، اس لئے وہ ندرہ کے اُن اصلی ارکان میں تھے جن سے ندرہ کی مجلس عبارت تھی، وہ سب سے پہلے ۱۹۱۹ء میں ندرہ کے اجلاس ناگپور کے صدر ہوئے، اور یہیں اسی وقت دولت آصفیہ مرحوم کی صدارت امور مذہبی کی فرما ہوئی، جس کے بعد اُن کا بارہ تیرہ برس کے قریب حیدر آباد میں قیام رہا، اور جامعہ عثمانیہ کی سسٹمز اور شعبہ ریاضیات کے انتظام میں اُن کی مساعی مشکور رہیں، حیدر آباد کا حال وہاں کے مقیم احباب سنائیں گے۔

حیدر آباد کے قیام کے زمانہ میں بھی وہ دہلی ندرہ کے اجلاس کے صدر ہوئے، پہلی دفعہ اقبال میں اور بارہا انیس کے دوسری دفعہ کھنڈر میں مرحوم کو قومی اداروں میں سے علی گڑھ، ندرہ، اعلیٰ اور دارالمتفین اعظم گڑھ سے خصوصیت کا تعلق تھا، مولانا شبلی مرحوم کے بعد تالیف ۱۹۰۵ء میں وہ انجمن ترقی اردو کے بھی ناظم ہوئے اور دو تین سال کے قریب خدمت کے بعد

قرۃ فال مولوی عبدالرحمن صاحب کے نام لکھا، ان دلدروں کے علاوہ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علم سہارنپور کے بزرگوں سے بھی ارتباط رکھتے تھے، اور ان درویشوں کی بھی اعزاز فرمایا کرتے تھے۔ عجیب اتفاق ہے کہ نواسہ مسٹر ۱۹۲۹ء میں سفر حج میں بھی میران کا ساتھ ہوا۔ یہ مولانا سلائی والا موقع تھا، یہاں یہ سخت بیمار پڑ گئے تھے، مگر بڑی جنت کے ساتھ سائے ارکان ادا کئے۔ دینہ منورہ کے قیام کے زمانہ میں میں نے ان کا حلقہ شیخ ابراہیم محمدی مدیر کتب خانہ شیخ الاسلام سے کر دیا۔ یہ تعلق چونکہ علمی اور دینی دونوں تھا، اس لئے بڑا سزاگوار آیا، اور اخیر اربعہ وقت تک قائم رہا، حرمین محترمین کی خدمت میں وہ ساواذ کیا کرتے تھے، اخیر وہ جب دو سال ہوسے میں نے اپنے ارادہ حج کی اطلاع ان کو دی، تو کھا کہ اس وفد حرمین شریفین کی خدمت کی قلم آپ ہی کے ذمہ جاتے گی، مگر روانگی کے وقت نہ ان کو اور با، اور نہ میں نے یاد دلایا۔

ان کو نادر اور دہلی کتابوں کا بڑا شوق تھا، اور اس شوق کی تابع خود انھوں نے لکھ کر مسافر میں چھپواتی ہے، مولانا شبلی مرحوم کے ذریعہ سے اور ان کی پسند سے کتابیں خرید کرتے، لکھنؤ میں عبدالحسین اور واجد حسین قلمی کتابوں کے تاجر تھے، لکھنؤ آتے قرآن کے نادر دیکھتے اور چھانٹ کر لے جلتے، یوں بھی کتابیں ان کے پاس پہنچتی رہتی تھیں، حیدرآباد کے قیام کے زمانہ میں بھی بیت سی کتابیں مابصل کہیں، میں جب مسٹر ۱۹۲۹ء کے آخر میں یورپ سے واپس آیا، تو عزیزوں اور بزرگوں کے لئے جو تحفے لایا مروجہ کے لئے تسلیق کے اچھے خطاطوں کی و سیلوں کی ملکی تصاویر کا مجموعہ ڈاکر پیش کیا۔

پہلے تو اصل وطن علی گڑھ میں بھیج کر پور میں تھا، بعد کو بھیج کر پور سے کچھ دور ان کے نام سے ان کے والد مغفور نے عجیب گنج نام ایک گھاؤں آیا کر لیا تھا، وہیں زمانہ اور مردان مکانات مسجد اور ایک کتب خانہ کی عمارت تیار کی تھی۔ زمیندار کی کے شغل کے بعد بھی یہی کتب خانہ ان کی دلیپسی کا مرکز تھا۔

معمول تھا کہ مہر کی ہفتہ کے بعد ہاتھ میں ایک بڑی سی کڑھی لے کر باغ میں سیر کو نکل جاتے

اس وقت ان کے دو منہ تھے۔ تھیں تسبیح موت کھنڈ آتے تو مجھے کچھ پھل مٹی حسان علی کی کوٹھی وقت
 حیان کچھ سے مولوی عبدالی صاحب مولوی کوٹھی دارو ملک روٹ تک پندرہ ساتہ دوپہی سواری
 پر چوٹی در مصطفیٰ تھے تو اہل دار کے مرگے کے دو منہ روٹ پر پھلا کرتے۔

ایک دفعہ در مصطفیٰ کا منہ تھا میرا معان مارک میں مقرر کیا ہم سے نڈر کرنا چاہتا تو جو
 میں لکھا کہ کہ معان مسلمانوں کے کا ہیں۔ بیٹے غرض تشریف لاسے سن رہے ہیں وہ چاہے کہ
 چاہے وہیں پیتے تھے میں کافی دو منہ مسوہی صاحب چاہتے تھے سحر میں پر تینوں
 شرب الف میں ہائی ہائیں در ہر ایک ایک ایک دو منہ در بڑی خوشی سے پینے در ہر کی حاتانہ
 میں کٹہ میں کاڈر کر کے تھے۔

در مصطفیٰ کی مسوہ مولوی کی کوشش سے وہ مل نہ پاں مرحوم کی امداد سے مولوی
 مسوہ علی صاحب نے ان کی نہ کیسی لگے میں ہی بھر و عدم درہ کی مسوہ علی بھر و مسوہ علی کی
 نگری و مقبہ لگے میں ہی دو دووں کو بیکہ کر درہ و مسوہ کے قیدی دوق کو بہت پسند
 تھے۔ میں پنجہ صاحب وہ مولوی میں جس سے وہ لگے تو مولوی صاحب مولوی کو بیکہ کر کے
 مسوہ کا لکھوں سے مسوہ درہ میں میں سے صاحب کی درہ حیات ہے فرشتے تھے اگر ہر حصہ
 رہتا رہا رہا کچھ۔ ہوں

مولوی کے حقوق کے درہ مصطفیٰ میں ہیں ایک یہ کہ جس شخص سے جس جہت سے ان کو
 حق ہوتا وہ میں سے کی جہت سے ہے اور میں سے کے مصطفیٰ میں کہنے میں کی دوسری جہتوں سے کہ
 میں مصطفیٰ ہوتا۔ مسوہ علی میں وہ سے کہے عقائد تھے مگر یہ بہت ہی قدیم فنی عقودات
 درہ قدیم تدبیر نہت کے حاکم سے بھی نہ دووں کی حیات میں ہی تہہ کہہ بہتے نہیں بچ
 میں سیاست کا بھی میں نہ۔ مسوہ بونکر سے بھی مولوی شیلی کے واسطے سے ان کے عقائد
 تھے ان حاکم اور مسوہ علی جو غیب چلی سے سیاست کے تذکرہ سے حاتی ہے، میری زندگی پر
 مختلف نہ جگہ سے میں میں میں سیاست بھی ہے اگر میں کسی خط میں میں نے میں کے مصطفیٰ کچھ لکھا۔

اظہار کبھی انھوں نے نہ کیا

اُن کی دوسری خصوصیت یہ تھی کہ اُن کی مجلس میں کبھی کسی کی رعایت میں جوت کوئی
مقرر نہیں کیا جاتا۔ خصوصاً میں بھی عقیدہ تھی کہ اگر کوئی شخص شہرہ دار کا
میں کہنے کہ میرے لئے مجھے سے کام ہے

مردم کو ابھی یہ دیکھی۔ دو گاروں کا شور تھا۔ جلسہ۔ شاہوں کے میں طو میں یا محمد
اُن کے پاس تھے۔ میں جب نشستہ میں گاؤں کے مدرسے میں۔ اُس کے عدم حرم دار، مصلحتیں سننے
تو قاضیوں کا ذکر نہ کیا میں نے اس کا ذکر نہ کیا۔ شاہ کا دل سے مجھے کہ قاضیوں کی بات کیا ہے
اُن کو رکھا تو اُس کو پسند کیا۔ قاضیوں سے جو اُن کے حق میں تھے وہ ہمیشہ میرے ساتھ بیٹھے
تھے۔ ہم دینا شروع کیا یہ تو بچوں کا کام ہے ساتھ آدمیوں کے ساتھ وہ قاضیوں کے ذکر کیا کرتا تھا
مشاورتیں دہندہ غیروں کے پاس اس کا کیا کتا۔ سر شاہ کی دی ہوئی تیسرے سر شاہ مقصود کی
فقر کے پاس ہے۔

مردم بزرگوں کے قیام، طبیعت، حالات اور نگاہیں میں قدر و قدر و تعلق سے مجلس میں
بہان نہ کیا کرتے تھے کہ میں وقت وہ میں۔ سب سے مقدم ہوتے تھے اُن کی قیام کا بھی یہی
رنگ تھا۔ اور گوہر تھی مگر قیام یہ سب سے بڑی وقت کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی
شاہدہ کی کا بھی ایک خاص رنگ تھا۔ یہ سب سے بڑی وقت کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی
سب سے بڑی وقت کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی سب سے بڑی وقت کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی
مردم میں جتنی درد میں رہتی تھی۔ اُن کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی سب سے بڑی وقت کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی
بظاہر وہ صلاح میں رہتے تھے۔ اُن کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی سب سے بڑی وقت کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی
پہلے سے۔ اُن کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی سب سے بڑی وقت کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی
جو سب سے بڑی وقت کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی سب سے بڑی وقت کے عموماً سے کیا جاتی تھی، اُن کی

شاہدہ متتمہ رہے بہت شاہدہ دست بزرگ۔ اور نور و زکاء

یہ کسی اُن کی سیرت کا قول ذکر و تفسیر ہے کہ باوجود ایک رئیس ہیں رئیس جو سنے کے درمیان میں
سے مجھے شکات رکھنے کے سبب ان میں جو وہ حساب و کتاب سے بچتے تھے ایک دھڑلے کو
شمس مہر کا خطبہ بنے والا تھا اُن کو خبر ہوئی تو چڑی کو کشش کی کہ اس خطبہ سے اُن کو بری دکھایا
جاسکتا ہے کہ خبر کا خطبہ اس سے فوجیہ گریہ ایک دوست سلاسی کی نشانی تھی۔

موجود کو منت اسلامیہ سے بڑی محنت تھی اُس کے اپنے وقت و رشتہ کش مکرروں سے خوش
ہوتے تھے اور اُس کے حلق و مکتوب کی باتوں سے جیتہ کا دکش بہتہ درود کے ماہمی خطاب کے
دار میں باوجود اس کے کہ میں دوست تھے وہوں سے بیکار تھے۔ و عبا مولانا مشعل کی وفات کے
بعد مضامین کا ارتداد وہ سب کے آگے تھے۔

مردم کو سیاست سے مہو کار نہیں کہنے تھے تاہم ملک کے بھلے واقعات سے متاثر نہیں تھے
عمر کے ساتھ کچھ ملکی اور کچھ عالمی نکالے تھے اُن سے مل دو اور کوئی بڑی گورنر بل اور متعلق ایسے تھے
کہ کسی میں استسنا ایک طرف اور اس کے قوی میں سب سے بے اُن کے حافظہ سے جواب
دیا کہ اب انھوں نے جسے حساب کا دوسرا کارڈ تو اس میں مولانا بولکلام کے جواب میں نہ کار
بان پر اُن کے بڑی جرئت و قوت تھی۔ وہ بگے۔ دوست۔ دو درجوں اور اس کے درجہ بولکلام میں
ہوتے تھے اسی بعد میں سب سے کتب حدود سے لگے تفصیلات میں ملتا ہوا تھے "میں نے انھیں کچھ
پر بھیجے کہ وہ ان پر تیار شدہ میں دوں ہوں اُن کے سفر کو نکلے تھے جس میں سے ایک
وہ سلاطین میں رہا۔ ایک سلاطین سے ملنے جاتی تھے۔ بولکلام میں سے اُن کے رشتہ میں اس سفر
میں حاضر ہوں۔ ان سے ملنے تھے۔ اس وقت مولانا بولکلام میں تشریف لے گئے اُن کے بڑے
بھے۔ وہ سلاطین میں تھے۔ ان سے ملنے تھے۔ یہ سلاطین میں تھے۔ بولکلام میں تھے۔ اُن کے رشتہ میں اس سفر
میں پہلے درجہ بولکلام میں تھے۔ یہ سلاطین میں تھے۔ ان سے ملنے تھے۔ بولکلام میں تھے۔ اُن کے رشتہ میں اس سفر
میں پہلے درجہ بولکلام میں تھے۔ یہ سلاطین میں تھے۔ ان سے ملنے تھے۔ بولکلام میں تھے۔ اُن کے رشتہ میں اس سفر

میں پہلے درجہ بولکلام میں تھے۔ یہ سلاطین میں تھے۔ ان سے ملنے تھے۔ بولکلام میں تھے۔ اُن کے رشتہ میں اس سفر

ہوا کہ سر مو محمد میں تو ہمیشہ رہی۔ اس وقت چپری کا۔۔۔ میں میں مسائل پر گفتگو تھی، مولانا سیدان شرف صاحب
 کی وفات کے بعد مولانا عبد الغنی صاحب کی تیار کردہ پر کی وقت میں ہی منیت سے رہا جس جا رہی تھی
 مرحوم اپنے دور کے قلم تھے۔ اس میں وہ شرفیت کا ہو۔ کبھی دیکھنے میں نہ آئے گا، بگھٹنا
 ایک ور سے دیا۔ نگ میں جو نہیں درستی پہل رہی ہیں۔ اس ریاست و ریاست کے ساتھ ساتھ
 یہ عدل کا یہ جہت و رستہ تاق کا درق و کر، جیسے کہ گھر سے تدریہ درق یا ہوگا، رہے گا۔
 تب سے۔۔۔ ہر وہ وہ وہ وہ۔

سید سیدان شرف صاحب



تاریخ

خطیب بغدادی

اتامی جو تکلیف سے حاصل کی جس پر اتفاق ہے۔ اس کی تہہ پر موصوفہ ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ
 موصوفہ کا یہ زمانہ جو یہ صاحبِ بیت بود، اثنائے عروج و یزید و خیر کثیر قطعاً معنی الیہ
 ذہنہ نمی جو روایت حدیث کے وقت حاجی منصور کے تخری جفتے میں کسی حق بھی تشریح کر کے
 سامنے بھیجی گئی کہ اگر تم میں بیچ و بی بی بھی ہوگا۔ و حقیقت بعد میں صحت کا حادی
 دم کے وقت درجہ پر کر تم میں ہیں بعد اس میں تشریح کیا کہ اس کو حاجی منصور میں
 وہ حدیث کہیں حدیث نقیانی کے مضمون میں دفع ہوئی ہوگی۔

مصرع میں شام تک فریب و بیک وقت قرین سے ساتھ تو کہیتے تھے، اس کے بعد
 صبح ہو کر روایت حدیث کی بنیاد پر حقیقت سوٹ میں بیٹھ کر روایت حدیث کرتے۔ اس میں بعد
 شب کو جوتا ہے، ایک اور کسی نے رکوچہ کر کا مہر ہا کر مطلب ہو رہا ہے۔ اس میں بزرگ طبیب
 ہوں۔ حدیث و تفسیر پر غور و فکر، پچھتے کتاب کا مطالعہ کرتے جلتے۔ حسیوں کی سنی
 سے تکلیف، اخلاق، تصانیف و حدود ۵۶۰ سے نفیس و اعظم ہر ذرۃ ملاحظہ رہی ہیں۔

ہمت و اعتماد تھے، اہل علم و دینوں کی خدمت میں زبانی و تحریری و قلمی غرض کہیں
 وقت میں مہربان ہو کر سن کر شہر کی شہر کے بہت سے عورتوں، بزرگوں، عورتوں کا مہربان تھے
 و مددگار رہتے۔

ایک در شیخ و سقا شہر کی کہ وہ اس میں مہربان ہوئے۔ شیخ سے ایک حدیث عربی کثیر
 سنا سے روایت کی، بعد روایت طبیب کی صاحب موصوفہ ہو کر ان کی کست با کیتے ہو کر عادت
 ہو تو ان میں ان کو پیشکش کی کہ اس سے اس میں سقا کی بنا کر کی طرح ٹھہر گئے، طبیب سے اس
 شرح و بیضا سے ان میں کیا کر اس کو اس کی شیخ و سقا سے بنا کر طبیب ہے وقت کے
 بظن میں۔

کثیر ترسوں کی علم و کثرت سے ان میں مہربان ہو کر جتا رہے ہو تھیں، اس میں مہربان رہے
 پہلے شیخ و سقا شہر کی شہر کے بہت سے عورتوں، بزرگوں، عورتوں کا مہربان تھے

کہ وہ حضرت محمد کو سوسے سو بیس چھوٹوں میں مختلف غنیمتوں سے نوازا۔ وہ غنیمت بہت سی ہے
 شفا میں غنیمت کی بیجا دشمنی و مسرت کی پیداوار کا سوا کچھ ہے جو کہ حضرت محمد سے پہلے دعوت کی
 میں کو مسلمانوں کے حق میں وقف فرمایا تھا جس سے اس پر دیگر قصص و قصص و قصص کے ایک گروہ
 کے رو بہک ناپا کر دیا تھا۔ اور ان میں سے کسی سے کسی کے متعلق ہوں مسدود ہو چکا تھا۔
 استغناء سے ایسے ہی دور کا قوی کے سے پر مشورہ رست میں جس سے اس میں سے اس کی بیجا
 ہوتا ہوں، مشرق کی جانب رہانی جوتے تو وہ ان کو جو جوتے تھے ٹھنڈے تو ہی سے ہوا کی
 سکونت میں کلا تھا جس میں مشورہ موقی و واقعہ دو پہلو سے سے سبط صفا کے یہ ہر جو
 سے حق میں دیسے دوسرے اب میں ہر شخص کے یہ مصیبت شفا سے اس میں سے وہ تھیں میں تفسیر میں ہیں
 اسی سے میں محمد فاروقی کے یہ دو سبب رہی گذر گئے۔ وہ مصیبت غنیمت میں صفا میں
 ہے کی تھا اس میں الیہ بدو سبب سے کی رہی گئی۔ اس میں سے یہ قدر قدر سبب کچھ تھا
 ہے ان کے یہ قابل زعیم رہی پھر ان کے یہ سبب رہی۔ ان کا وہ یہ سبب ہوا
 سے لکھا۔ شفا میں

اسی سے میں ایک بات پر سے کوئی نہ کر۔ اس میں بعد بیان کی
 یعنی کے صیغہ وار ہونے اس کے بعد سبب حق و باطل میں صاحب کسان سے حق کی
 باوجود کے عدس کی طرف سے ان میں سے حق کی خدایا سے اس کے سانس کے یہ سبب
 سرشت کا بیان سے اس میں سے کہ تین حد کا میں وہی حد کا یہ سبب کی شہاب سے
 سبب سے اختلاف پہلے کو وہ حیران کے کہ اس کے عادت موصوفہ وہ سبب موصوفہ پر حدوں کی
 حدیں لکھی گئی ہیں۔ "ایک توں لکھائے" بلکہ میں میں اس حدیت میں جب کسی شخص میں
 بھی ہوں تو وہ کامل ہے۔ دوسرے میں نہ حرجت میں لغز و دریا بیکہ رستہ حق۔ سبب ہمہ حق
 سے لکھ آئے تو ساری سادیت سے جو مشورہ حد کا۔ تو تین حد کی عید و سوس کی مشورہ حق
 حد میں تھا کہ وہ ناقص تھا۔ حد میں وہ سبب یہ بھی ہے کہ حق میں مشورہ کے یہ سبب کا

ہے اس عہد میں اجناس کا بے پناہ مقدار میں پیدا ہوا ہے۔ یہ سب اس کے بعد کے عہد میں ملے گا۔
 وغیرہ

تغیر کے بعد جو زمینیں جو منسوب ہیں ان کو کہیں کہیں سے محدثات ہی کے تیرہ قریب
 ہے۔ دور شاگردوں کے لئے اس طرح کے کتب خانوں کی ضرورت ہے۔ ان میں سے کئی کئی ہیں سب سے
 یاد دہانی کے ساتھ ساتھ یہ کہ چوں کہ یہ ترقی یافتہ ہے۔ اس کے بعد وہ عہد ہندو
 کے لئے تاویں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس عہد کے بعد کے عہد کے ہیں۔ اس میں سے کئی
 امتداد کا وہ مسئلہ ہے کہ اس کے بعد کے عہد کے بعد کے عہد کے ہیں۔ اس میں سے کئی
 یہ تھا تعلیم کا شوق ہے تو مسئلہ یہ دیکھو۔

ان مقار کے ہیں میں ہوسکا دفعی کے لئے مخصوص تھے جو کہ مستقل رہا ہے۔ اس کے
 مقابر قریب کا جہاں سے جہاں عہد موس کا زمانہ کا رہا ہے۔ یہی وقت اس کا لکھا ہے۔ یہی وقت
 کا قول ملتا ہے۔ اس وقت اس عہد کے عہد کے عہد کے عہد کے عہد کے عہد کے عہد کے عہد کے
 ہاں وقت جب ہم کو کون مشکل پیش آتی ہے تو اس میں سے کئی قریب ہوسکا کے لئے وقت ہے دہا
 کرتا تو اللہ تعالیٰ کے عہد کے عہد کے عہد کے عہد کے عہد کے عہد کے عہد کے عہد کے

باب جس کے بعد سے میں نے اس عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے
 دور و بیتیں ہیں۔ اس عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے
 سے پہچان کیا ہے۔ اس عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے
 کوئی میں جو عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے
 جو تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ عہد

دوسری یہ عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے
 ایک بڑی کو عہد و کات ڈھٹے سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے
 دہن چھٹے میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے اس عہد میں سے

حضرت محمدؐ کوئی نہ کہ ہر ایک کے مقصد سے میں بھی میں کہ نسبت لکھا ہے قہر
معروف نکرخی مجرب لفظ انھوں نے سہ سے قہر میں نہ کہ ہر ایک کے مقصد سے قہر
مقبول ہوئی ہے

مقدمہ میں میں محمدؐ کوئی نہ کہ ہر ایک کے مقصد سے میں بھی میں کہ نسبت لکھا ہے قہر
معروف نکرخی مجرب لفظ انھوں نے سہ سے قہر میں نہ کہ ہر ایک کے مقصد سے قہر
مقبول ہوئی ہے

حضرت محمدؐ کوئی نہ کہ ہر ایک کے مقصد سے میں بھی میں کہ نسبت لکھا ہے قہر
معروف نکرخی مجرب لفظ انھوں نے سہ سے قہر میں نہ کہ ہر ایک کے مقصد سے قہر
مقبول ہوئی ہے

مگر سے آروا سے ماکھلی دے جو بند پھوڑا روتا شہر سے دیکھی ہو ۲۰ جو
 دارچن یا جیساں کے اور ہے ۶ سب کا سب مشورہ مات سب کا سب
 ذرا طر سے وراثت حالت بعد یہی عہد رٹے دے ہیں سے سب کے متعلق سادہ
 ورنہ ورنہ سوں ورنہ ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں
 عمر کے ناکر مطلب سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں
 طر سے گزرا ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں
 ی سے سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں

نام سب سے سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں
 سے سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں
 نام ہے کہ سب سے سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں
 کہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں
 سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں

وہاں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں
 سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں
 سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں

سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں

سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں ورنہ سوں

ابو حنيفة

النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ

یاد دیر رہا میں۔ چار گھر تھیں سے۔ روایت کے کہ ان میں سے ایک ہے۔ میں نے اس
کے متعلق یاد دیر رہا میں سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں

مستحق میں عیسائی کا توں سے کہ جسے میں نے اس کے متعلق محبت کے یاد دیر رہا میں
وہ نہیں یا کہ کہی بھی توں سے کہ وہ توں سے کہ

یہ بھی توں سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق
وہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ

شہید کی توں سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق
سب سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ

وہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ
عمر و محبت ان سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق
تھیں ان سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ

میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق
میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق
ہوئے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق محبت کے میں سے کہ میں نے اس کے متعلق

خداوند تعالیٰ نے تم کو اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

وہ تم کو اس قدر عظیم و بزرگ کر دیا ہے کہ

جس کے ہر ایک اعضاء میں ہر ایک عضو میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

قوتوں کے لئے ہر ایک قوت میں ہر ایک قوت میں ہر ایک

میں نے اس کے قول کو سنا۔ میں نے کہا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کے منہ سے یہ سنا کہ یہ ہے۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

٥

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

2. 4. 1950

7. 10. 1941

... ..

3. — — — — —

[illegible]

وہ ملک میں عسکر کے لئے بھیجے تو یہاں سے دو سال پہلے ۱۸۸۲ء میں انگریزوں نے

۴۲

[illegible]

کے لئے جو ان کی طرف سے ہے۔ یہ ایک نیا ہیرو ہے جو ان کی طرف سے ہے۔

[illegible][illegible]

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَلَمًا لَّيِّنًا

۱۰۰

.....

1. 1. 1.

5

۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰

2. 5. 1952

[illegible]

4/10/10

سید محمد علی حسینی - سید محمد علی حسینی

[illegible]

روزه نخست بعد از این که در مسجد رسیده بود که در آن روز

دعای مستجاب
 که این دعا را هر روز بخواند و در وقت حاجت بخواند و در وقت حاجت بخواند و در وقت حاجت بخواند

حسن و غلبہ کا جو کچھ ہے وہ سب اس کے لئے ہے۔

نہایت سے بڑھ کر اس کے لئے کہ وہ اس کے لئے

2. هر دو مستقیم و موازی هستند.

اس مسئلہ کے حوالہ سے تحریریں یہ ہیں جو میں نے اس بار بھی لکھی ہیں۔ ان اشیاء پر مبنی

۱

کے نظریات سے ملے

جس کی ولادت اہل نقل و حرکت کی

غریب نام جو اس کی مدد پر کسی کی تباہی ہو جس کی وجہ سے تباہی ہو۔

قد اسی پرین عنوان تقدیر میں اظہار ہے ۔

یہ ہے کہ لوگوں کی مثال میں ایک + سہ =

مجلسه اول

۱۸۵۶ء میں

[illegible][illegible]

1. The first part of the paper is devoted to the study of the asymptotic behavior of the solutions of the system (1) as $t \rightarrow \infty$. It is shown that the solutions of the system (1) tend to zero as $t \rightarrow \infty$ if and only if the matrix A is Hurwitz stable. This result is proved by the method of the variation of constants.

تعلیق سے اس کے کئی حصہ جدا کر دئے ہیں۔ جس کے جیسے کتابی دستہ و عبرت ہیں

اس سے بخاری سے سوا کچھ جمع ہے۔ اس کے جسے پانچ سے قبل بیڑہ پہنچا چکی تھی مثلاً

کلمہ ہمسے برقیں میں اسد عیسیٰ علیٰ علیہ السلام۔ جو درجہ کے متنی مقدسین صلاح علیہ

صوفیہ کے ہائی میں پڑھا ہے۔ اس کے کئی کتابوں میں امام عظیم کے متعلق جرح و برح

مقبول قرآن کے اس کا نقل ہے۔ لیکن متروک کردہ ہے۔ چنانچہ ذیل کے مستند مددگار کی گذر

اس کی شاہد ہیں۔

۱۔ امام ابن نے مدوۃ مدد میں امام عظیم کے صرف حالات و مراتب لکھے ہیں، جرح

یکہ بھی نہیں لکھی جو مختلف مراتب و مروجہ کتاب کے مطابق لکھ سکے۔ نہ کو کچھ کہے ہیں کہ یہ

۲۔ امام عظیم کے مراتب میں یکہ کتاب نہ گذر چکی ہے

۳۔ حافظ ابن تیمیہ نے نہایت سیرت میں جرح علی نہیں کی، حاجت و مراتب

لکھنے کے مددگاروں میں امام ابن تیمیہ صاحب جامعہ کتب کا جزا فرجہ اللہ علیہ وسلم

الہود و سنی ہیں۔ امام محمد بن سید مرتضیٰ میں ان کی بڑی سیرت سے مدد

جو روز و سیرت میں ان کو متفق دیکھتے ہیں:

۴۔ مروجہ کے سزا مندوب میں بھی کوئی جرح نقل نہیں کی

۵۔ حافظ ابن تیمیہ نے مدد سے نہ سیرت مندوب کچھ میں صرف مراتب لکھے ہیں

جرح کا ذکر میں امام صاحب و امام ابن تیمیہ واقعہ مانتے کے عقب سے آیا ہے، امام ابن تیمیہ

خداوند نہ سیرت مندوب کچھ کے مراتب چار کتابوں کے مراتب میں، خود علامہ، مؤید

امام دینی، تہذیب کچھ، امام ابن تیمیہ، اور کچھ فی سیرت رجال، عبدالحی مقدسی

اس طریقہ پر مسئلہ جرح و تحویل کے چاروں کا متفقہ مسلک ہے۔

تہذیب کچھ، متعلقہ جرح و تحویل کے متعلقہ کے متعلقہ میں لکھتے ہیں کہ کتاب

۱۔ امام ابن تیمیہ

جائزہ دی الاملا و جمعہ کے نام میں موقوف کیا گیا تھا۔ یہ عرصہ بہت طویل
 ہوا۔

تیسرے ایام: انعامات میں امام بریلوی نے سات صدقے، دو صدقے کے حالات میں لکھے ہیں
 جس کا کہ حضرت تاجیک طبیب مدد دی ہے۔ حریفے، حریف، حریف، حریف کا ایک مطلق
 کیا گیا۔

چوتھے سال میں امام تاجیک نے امام صاحب کے حالات میں حریفے لکھے ہیں حالانکہ تاجیک
 طبیب کے حریفے مستند نہیں ہیں۔ اس سے صاف دیکھ ہے کہ طبیب کی مصنفیت کی نظر میں تاجیک
 نہیں۔

پنجمے سال میں امام صاحب نے ہی کتاب شدت شدت میں صرف حالات و مناقب لکھے ہیں،
 جو نقل نہیں کی

ششمے سال میں امام صاحب نے کتاب پندرہ کتابوں کے نام میں ہے: بی صورت حدیث کی ہیں، اور
 اس میں جہاں کی، جہاں سے صاف دیکھ ہے کہ جن، جن کی حدیث، اور حدیث، اور حدیث، اور حدیث، اور حدیث کے
 ایک حدیث ہے اس کے مقابلے میں کوئی حدیث مقبول و مسبوٹ نہیں جیسے کہ ابو حنیفہ مثلاً
 اس کا کیا ہے وہ امام صاحب کے لئے کراہی میں ہے۔ جو تک مستند ہے۔ قبول حدیث کے فیصلے
 امام صاحب، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک، امام ابو یوسف، امام بریلوی، امام ترمذی،
 امام نظاں عین عبد البر، امام شیخ، امام مسلم، امام یحییٰ، امام ابو حنیفہ کے نام ہیں۔ یہ بھی تفسیر کے لئے کہ بعض
 مسئلہ فقہ میں مقبول نہ ہیں حدیث و صحاح حدیث کا مقبول امام صاحب ہے اس
 میں کے لئے متاخرین نے کہا ہے کہ امام صاحب کے متفق حریفے کا ذکر اپنی کتابوں میں، کل
 تہذیب کردیا

عاماً اس قدر بحث علی یہ ہے کہ کیا یہ سب کچھ ہی ہے، عقلی بحث کے بعد عقلی طور پر حریفے

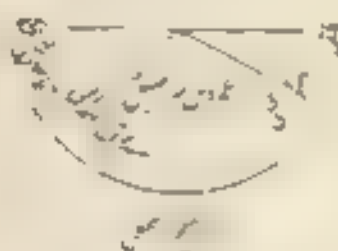
میں بڑی ۔ جو کچھ ہو سکے ۔ کئے جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔
 صاحب جو کچھ ۔ مثل ابو جعفر ۔ صاحبی ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔
 در کچھ میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

شہادت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔
 در کچھ میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

تو کہ کیا دیکھ سکتے ہیں کہ کچھ میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔



جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔
 جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔ جہت میں جہت ۔

قاضی

ابو یوسف

۱۰۷۲ سے پہلے کہے تھے کہ یوسف اور یوسف نے صحبت میں رہ کر یوسف کے پاس گئے اور
 میرا کہہ کر کہ یہی موت ہے جس میں توں کے چودے سے کئے ہوئے ہیں۔

ان کے بھائی یوسف نے ان کے قتل کئے۔

۱۰۷۳ یوسف کی لالہ کا قتل کے کو یوسف نے یوسف اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 پر متعلق ہیں۔

۱۰۷۴ یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۷۵ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۷۶ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۷۷ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۷۸ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۷۹ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۸۰ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

۱۰۸۱ یوسف کے قتل کے کو یوسف نے یوسف کے قتل کے کو یوسف نے
 رکھتے تھے اور یوسف کے قتل کے کو یوسف نے رکھتے تھے۔

اما محمد

امام محمدؒ

محبی عن ابن فرقد ابو عبد اللہ شیبانی صاحب "الموسم" وائل الترمذی واصل دمشق میں
 دستا نامی قریہ کے باشندے ان کے والد فرق سے محمدؒ واسطے میں پیدا ہوئے خود میں شوق
 باقی ہوئے امام ابو حنیفہؒ، مسمر بن آدم، سفیان ثوریؒ و غیرہ سے علم سنت، سادہ حدیث بکثرت کیا،
 میرا نام "الحکیم" اور اسمی "اور امام یوسف قاضی سے بعد میں سکونت اختیار کی اور حدیث و فقہ کی
 روایت کی، "ماکان منی" ابو سیمان جو مدنی و غیرہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے، دونوں ہشید
 نے قاضی مقرر کیا، ان کے ساتھ فرسان گئے، بغداد سے عراق کی دس دہائیوں میں اسی مددگار بنے
 وفات پائی، "دونوں مستبد" نفوس کرتے ہوئے اپنے بانی سے فی حق اور فقہ کو مددگار کر دیا،
 پیدائش مسئلہ میں وفات مسئلہ میں عمر ۵۵ سال، اگرچہ حدیث کی سماعت کثیر تھی مگر راستہ پر غور
 کیا اسی کا قلب ہوا اور اسی میں شہرت پائی

ان کا قول ہے کہ باپ سے تیس سال روپیے پھر دس تھے میں نے پندرہ ہزار خود و شعر کی
 تحصیل میں اور پندرہ ہزار حدیث و فقہ کی تحصیل میں خرچ کر دیے۔

امام شافعیؒ نے امام محمدؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں تیس برس سے زیادہ امام مالکؒ کے پاس رہا
 اور ان کے ساتھ سو سے زیادہ حدیث سنیں، "شافعی" کا یہ بھی قول ہے کہ جب محمد بن حسن مالک سے
 روایت حدیث کرتے تھے و کثرت سنا میں سے محمد بن جریج، "شافعی" نے سنی ایک موصوفی برصیدہ ہرودن
 کی "پر سب" کوٹ کھڑے ہوئے محمد بن حسن بیٹھے تھے تھوڑی دیر کے بعد حیدر کے منصب پر محمدؒ
 میں حسن کو بلائے ان کے شاگرد و معیاد پریشان ہوئے، یہ حیدر کے سامنے پہنچے تو پوچھا کہ تم غلام موصوفی

کھڑے کیوں نہیں ہوئے گا جس جیسے میں صدمہ ہے میرا کہ یہاں سے نکلتے میں نے پسند
 نہیں کیا۔ مل جل کے طعنے سے نکل کر بل مرتے کے لئے میں تو پسند نہیں تا آپ کے لئے عمر بھری
 تکھڑت صدمہ سے ارشاد فرمائیے جو شخص اس بات کو محبوب کہتا ہو تو وہی میں کہنے کے لئے کھڑے رہتا
 وہ پامنا قسم میں نہائے آپ کو دس کے روبرو ہمارے پس ہووے گی حقیقت اور اہل ارشاد ہی
 ہیں کہ ایک کھڑے ہوں تو ہر شخص کے ساتھ میں کاروبار ہوگا اور جو بیٹھے کے کھڑے ہوں وہ سب
 بیاچہ ہوں گے ہر دن کے دن کے در تب کے لئے یہاں سے دریا رسید سے نہ بچ سکتے ہو
 ہیں برسوں میں مسکروں سے میں نے خود کو بچا کر لی تھی بیکھے میں صلیح کا قول ہے کہ
 مجھ سے بڑے کھڑے ہوا تو اسے لگتا دیکھا ہے کہ اسے مدت تھی سے عمر بن حسن کی صاحب
 میں سے ہو کر وہ زیادہ فقیہ تھے میں نے کہا تھی حسن کہتے تھے انھیں

بر عید کا قول ہے کہ کتاب سے ہر روز سے اور کوئی نہ تھا بیچ میں سب
 نے کہا تھی کہ قول حق سے کہ میں یہاں پر ہوں تو ان محمد بن حسن کی نصرت میں عزت
 تو محمد کی نصرت کی بنا پر رکھتا ہوں

فری سے رفق مل گیا ہے کہ میں نے کوئی موت تو محمد سے زیادہ شک و شبہ نہیں دیکھا
 ان سے زیادہ فصیح بھی نہیں دیکھا جب میں نے کوئی پرہیز دیکھا تھا تو مسکرموتا تھا کہ قاتل بھی
 کی نصرت میں ہوں ہوئے

بیچ بن سب سے شانتی کا یہ قول بھی مل گیا ہے کہ میں نے محمد بن حسن سے زیادہ
 قاتل آدمی نہیں دیکھا بیکھے بن تھیں کا یہ ہے کہ بیچ صلیب میں نے محمد بن حسن سے لکھی ہے
 بیچ کا قول ہے کہ شانتی کا مود تھا کہ میں نے محمد بن حسن سے ایک شتر بزرگ میں دیکھا ہیں
 مرنے کے لئے ہے چھڑا ہوا صدمہ سے تھیں یا کہنے کا کہتے ہیں ہمارے سرور میں
 کہ وہ بزرگ تھا کہ شجرہ و خلدیت میں عرب کے سکے زیادہ بیچ بنا محمد بن حسن
 کہ کہ وہم نہ تھا سب سے زیادہ میں نے نکالے وہ کہ زیادہ کہ انہیں ہم قدر یا میں

سب سے زیادہ بہتر۔

۱۔ شافعی کا یہ بھی قول ہے۔ فقہ کے معاملہ میں جس کے پاس زیادہ حدیث ہو، اس کا یہ بھی صحیح ہے کہ جو حدیثیں اس کے پاس ہیں، ان سے فقہ کے مسائل کو حل کیا جائے۔

۲۔ جس میں دو حدیثیں ہوں، ان کے درمیان میں سے ایک حدیث کو اختیار کیا جائے۔ اس کا یہ بھی صحیح ہے کہ جو حدیثیں اس کے پاس ہیں، ان سے فقہ کے مسائل کو حل کیا جائے۔

۳۔ جو حدیثیں اس کے پاس ہیں، ان سے فقہ کے مسائل کو حل کیا جائے۔ اس کا یہ بھی صحیح ہے کہ جو حدیثیں اس کے پاس ہیں، ان سے فقہ کے مسائل کو حل کیا جائے۔

۴۔ جو حدیثیں اس کے پاس ہیں، ان سے فقہ کے مسائل کو حل کیا جائے۔ اس کا یہ بھی صحیح ہے کہ جو حدیثیں اس کے پاس ہیں، ان سے فقہ کے مسائل کو حل کیا جائے۔

۵۔ جو حدیثیں اس کے پاس ہیں، ان سے فقہ کے مسائل کو حل کیا جائے۔ اس کا یہ بھی صحیح ہے کہ جو حدیثیں اس کے پاس ہیں، ان سے فقہ کے مسائل کو حل کیا جائے۔

—————

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَوْفَدِيكَ إِلَى كَلَامِ

لِلْمَازِنِ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الطَّيِّبِ الْبَغْدَادِيِّ

وَصَفَهُ فِي أَرْزَاقِ عِضْوَرٍ لَأَنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَأَبْسَسَ بِأَوْفَدِيكَ كَلَامِ

مِنْ كَلَامِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الطَّيِّبِ الْبَغْدَادِيِّ

أُثْبِتَ عَنْ جَدِّي أَنَّ سَمْعَةَ سَمِعَتْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمْدٍ بْنِ أَبِي حَسَنَةَ هُوَ تَمَامُ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ حَمْدٍ بْنِ الْعَمَامِ بْنِ نَاسٍ بْنِ الْقَمِيصِ بْنِ إِدْرِيسَ بْنِ مَرْثَدٍ مَوْلَى فَرَسٍ الْأَحْمَرِ رَوَى
وَأَقْبَلَهُ وَقَعَ عَمِيصًا رَوَى عَنْهُ . وَلَمْ يَحْدِثْ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ . وَجَاءَتْ نَاسٌ عَلَى مَنْ
فِي طَالِبٍ وَهُوَ صَغِيرٌ فَدَعَا لَهُ بِالْمَرْكَةِ فِيهِ وَفِي دُونِهِ . وَبِحَسْبِ مَرْحُوٍّ مِنْ اللَّهِ أَنْ
يَكُونَ قَدْ اسْتَجَبَ اللَّهُ ذَلِكَ حَتَّى مَرَّ فِي طَالِبٍ فِيهِ . قَالَ الْقَمِيصُ . لِمَ رَمَى
بُنُو نَاسٍ هُوَ لَقِيَ هَذَا عَلَى مَنْ فِي حَالِ الْفُلُودِيِّ فِي يَوْمِ الْبُحَيْرَةِ . فَقَالَ
مُورِدٌ وَمَنْ كَلَّ يَوْمَهُ . فَبَلَغَ كُنْ ذَلِكَ فِي مَوْجِهِ . فَقَالَ مَوْجُهُ كُلَّ يَوْمٍ

﴿ ذَكَرَ إِدْرِيسُ بْنُ هَبِيرَةَ أَنَّ حَسْبَةَ عَلَى وَلايَةِ الْقَصْدِ ﴾

وَأَمَّا عَنْ أَبِي حَسَنَةَ مِنْ ذِكْرِ

ثُمَّ جَاءَ الْقَاصِيُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو سَعْدٍ حَدَّثَ أَبُو حَسَنٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدٍ
ابْنِ مَرْثَدٍ . قَالَ سَمِعَهُ . حَدَّثَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَرَزْدَقِ الْقُصَيْرِيُّ حَدَّثَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْقَبْرِ . حَدَّثَ يَحْيَى بْنُ مَرْثَدٍ
أَخِي الْكُوفِيِّ حَدَّثَ عَنْ مَنْ حَدَّثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ خُرَيْشٍ رَوَى قَالَ كَلَّمَ بَنِي
هَبِيرَةَ ثَمَانِينَ أَوْ بَيْنَ ثَمَانِينَ وَخَمْسِينَ مِائَةً مِائَةً وَخَمْسِينَ أَوْ ثَمَانِينَ أَوْ ثَمَانِينَ
فِي كُلِّ يَوْمٍ عَشْرَةَ أَوْ ثَمَانِينَ أَوْ ثَمَانِينَ . وَكَانَ فِي ذَلِكَ حَتَّى مَدِينَةٍ كَسَبَ
بَنِي الْقَاصِيُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ رَهْمٍ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ
. مِنْ مَدِينَةٍ . وَحَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ . مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاصِيِ أَمَامَ جَمَاعَةٍ
بِالْإِسْرَاعِ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ . حَدَّثَ بَنِي مَرْثَدٍ . حَدَّثَ أَبُو عَمْرِو بْنُ مَرْثَدٍ .
دَاوُدُ الرُّمَيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ . أَنَّ بَنِي هَبِيرَةَ حَرَبَ
ثَمَانِينَ مِائَةً أَوْ ثَمَانِينَ أَوْ ثَمَانِينَ . وَكَانَ فِي ذَلِكَ حَتَّى مَدِينَةٍ كَسَبَ
مِنْهُ . عَلَى الْقَبْرِ . مِنْ بَنِي هَبِيرَةَ . ثُمَّ جَاءَ أَبُو حَسَنٍ عَلَى مَوْجِهِ
حَسْبُ الشَّهْدِ بِالْبُحَيْرَةِ . حَدَّثَ عَنْ بَنِي إِسْحَاقَ . بَدْرُ بْنُ قَدْرِ سَمِعَتْ . هَمَّ

[illegible]

في ذكر عدد من جنسة فساد وموتها

خود یا نہ کرے خود یا شہناج یا علیہ حق و حقد ہیں شکر یا حمد یا
حکم یا سعی و اجور یا انصاف یا ملائکہ یا معجزی یا یہ طریقت ہیں شکر یا حمد یا

[illegible]

[illegible]

عبد الله بن المبارك يقول : لولا أن الله أغاثني بأبي حنيفة ، وسعيان ، كنت كثر الناس . أخبرنا أبو نعيم الحافظ أخبرنا علي بن أحمد بن أبي غسان الدقيقي البصري حدثنا جعفر بن محمد بن موسى النيسابوري الحافظ قال : سمعت علي بن سالم العامري يقول : سمعت أبا يعقوب الخاقاني يقول : ما رأيت رجلاً قط خيراً من أبي حنيفة . أخبرني أبو بشر الوكيل وأبو الفتح القمي : قال : أخبرنا عمر بن أحمد الواعظ حدثنا مكرم بن أحمد حدثنا أحمد بن عتبة العمري حدثنا منجاب قال سمعت أبا بكر بن عياش يقول : أبو حنيفة أفضل أهل زمانه . أخبرني الصيرفي قال قرأنا على الحسين بن هارون عن أبي العباس بن سعيد قال حدثنا محمد بن عبد الله بن أبي حنيفة حدثنا إبراهيم بن أحمد الطخارفي قال سمعت أبي يقول : سمعت سهل بن مزاحم يقول : بلد الدنيا لا أبي حنيفة فمردّها ، وضرب عليها بالسياط فلم يقبلها . أخبرنا علي بن القاسم الشاهد - بالبصرة - حدثنا علي بن اسحاق المادائي أخبرنا أحمد بن زهير - اجزاء - أخبرني سليمان بن أبي شيخ . وأخبرني أبو بشر الوكيل وأبو الفتح القمي : قال : أخبرنا عمر بن أحمد حدثنا الحسين بن أحمد بن صدقة الفرائضي : وهذا لفظ حديث - حدثنا أحمد بن حنيفة حدثنا سليمان بن أبي شيخ حدثني جعفر بن عبد الجبار قال قيل للقاسم بن معن ابن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود : رضي أن تكون من غلمان أبي حنيفة ؟ قال ما جلس الناس إلى أحمد أفجع من بحالة أبي حنيفة . وقال له القاسم : فقال معي إليه ، فجاء فلما جلس إليه لزمه . وقال : ما رأيت مثله هذا . زاد الفرائضي قال سليمان وكان أبو حنيفة رجلاً مستحيّاً .

﴿ ما قيل في قته أبي حنيفة ﴾

أخبرنا البرقاني حدثنا أبو العباس بن حمدان لفظاً حدثنا محمد بن أيوب أخبرنا أحمد بن الصباح قال سمعت الشافعي - محمد بن إدريس - قال قيل للمالك بن (٢٢ - ثلث عشر - تاريخ بغداد)

أنس : هل رأيت أبا حنيفة ؟ قال نعم ، رأيت رجلاً لو تكلمت في هذه السارية أن يجعلها ذهباً لقام بحجته . حدثني الصوري أخبرنا الخصب بن عبد الله القاهني .
 - بمصر - حدثنا أحمد بن جعفر بن محمد بن الطرسوسي حدثنا عبد الله بن جابر البرازي قال سمعت جعفر بن محمد بن عيسى بن نوح يقول سمعت محمد بن عيسى ابن الطباع يقول : سمعت روح بن عباد يقول : كنت عند ابن جريح سنة تحين . وأقامه موت أبي حنيفة . فاسرجع وتوجع ، وقال : أي علم ذهب ؟ قال ومليت فيها ابن جريح . أخبرني أبو بشر الوكيل وأبو الفتح الغني . قال : حدثنا عمر بن أحمد الواقعي حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى الخراساني حدثنا أحمد بن إسحاق حدثنا الفضل بن عبد الجبار قال سمعت أبا عثمان حماد بن أبي العباس يقول : سمعت عبد الله بن المبارك يقول : قدمت الشام على الأوزاعي فرأيت يبروت ، فقال لي : يا خراساني من هذا المتدع الذي خرج بالكوفة يكبي أبا حنيفة ؟ فرجعت إلى بيتي ، فأقبلت على كتب أبي حنيفة ، فأخرجت منها مسائل من جواد المسائل ، وبقيت في ذلك ثلاثة أيام ، فميت يوم الثالث ، وهو مؤذن مسجد و إمامهم ، والكتاب في يدي . قال : أي شيء هذا الكتاب ؟ فناولته ففكرت في مسألة منها وقت عليها قال النعمان . فما زال قائماً بعد ما أذن حتى قرأ صدراً من الكتاب . ثم وضع الكتاب في كفه ، ثم أقام وصلي ، ثم أخرج الكتاب حتى أتى عليها . فقال لي : يا خراساني من النعمان بن ثابت هذا ؟ قلت شيخ لقبيته بالعراق . قال : هذا نبيل من المشايخ ، اذهب فاستكثر منه . قلت : هذا أبو حنيفة الذي نهيت عنه . أخبرنا إخلال أخبرنا الحريري أن النعماني حدثهم قال حدثنا سليمان بن الربيع حدثنا همام بن مسلم قال سمعت مسعر بن كدام يقول : ما أحمد أحداً بالكوفة إلا رجلاً : أبو حنيفة في فضله ، والحسن ابن صالح في زهده . أخبرني الصيرفي قال : قرأت على الحسين بن هارون عن

أبي العباس بن سعيد قال حدثنا عبد الله بن أحمد بن مسرور حدثنا علي بن
مكنف حدثني أبي عن إبراهيم بن الزبير قال : كنت يوماً عند مسر ، فربنا
أبو حنيفة ، فلم وقت عليه ثم مضى ، قال بعض القوم لمسر : ما أكثر خصوم
أبي حنيفة ؟ فاستوى مسر منتصباً ثم قال : إليك فإرايت مخلصاً أحداً قط إلا قلعج
عليه . أخبرنا الصيرى أخبرنا عمر بن إبراهيم المقرئ حدثنا مكرم بن أحمد حدثنا
أحمد بن محمد بن منهل أخبرنا أبو غسان قال سمعت إسرائيل يقول : كان نعم
الرجل التمل ، ما كان أحفظه لكل حديث فيه فقه . وأشد غصه عنه ، وأعلمه
بما فيه من الفقه . وكان قد ضبط عن حماد فأحسن الضبط عنه . فأكرمه الخلفاء
والأمراء والوزراء . وكان إذا خاطره رجل في شيء من الفقه حمته نفسه . ولقد
كان مسر يقول : من جعل أبا حنيفة بينه وبين الله رجوت أن لا يخاف ولا يكون
فرط في الاحتياط لنفسه . أخبرنا التسوخي حدثني أبي حدثنا محمد بن حمدان بن
الصباح التيسابوري حدثنا أحمد بن الصلت الحنفي حدثنا علي بن المديني قال
سمعت جده الرزاق يقول : كنت عند مسر فأما ابن المبارك فسمنا مسراً يقول :
ما أعرف رجلاً يحسن يشكم في الفقه أو يسه أن يفيس ويشرح مخلوق الحاجة
في الفقه ، أحسن معرفة من أبي حنيفة ، ولا أشفق على نفسه من أن يدخل في
دين الله شيئاً من الشك من أبي حنيفة . أخبرنا الصيرى قال قرأنا على الحسين
ابن هارون عن أبي سعيد قال حدثنا أحمد بن محمد بن عباد المروزي حدثنا
حامد بن آدم حدثنا عبد الله بن أبي جعفر الرزقي . قال سمعت أبي يقول :
ما رأيت أحداً أعلم من أبي حنيفة وما رأيت أحداً أوسع من أبي حنيفة . أخبرني
أبو بشر الوكيل وأبو الفتح الضبي . قالوا : حدثنا عمر بن أحمد حدثنا مكرم بن
أحمد حدثنا أحمد بن عطية حدثنا سعيد بن منصور . وأخبرني التسوخي حدثني
أبي حدثنا محمد بن حمدان بن الصباح حدثنا أحمد بن الصلت قال حدثنا سعيد

ابن منصور قال سمعت الفضيل بن عياض يقول : كل أبو حنيفة رجلاً قتيلاً معروفاً بالفتنة ، مشهوراً بالورع ، واسع المال ، معروفاً بالأفضال على كل من يطيف به ، مشهوراً على تعليم العلم بالليل والنهار ، حسن الليل كثير الحديث ، قليل الكلام حتى ترد مسئلة في حلال أو حرام ، فكان يحسن أن يدل على الحق ، هارباً من مال السلطان . هذا آخر حديث مكرم . وزاد ابن الصياح ، وكان إذا وردت عليه مسئلة فيها حديث صحيح اتبعه ، وإن كان من الصحابة والتابعين ، والأئمة وأحسن القياس . أخبرني التتوني حدثني أبي حدثنا محمد بن حمدان قال حدثنا أحمد بن الهيثم حدثنا بشر بن الوليد قال سمعت أبا يوسف يقول : ما رأيت أحداً أعلم بتفسير الحديث ومواضع التفسير التي فيها من الفتنة ، من أبي حنيفة . أخبرنا الصيرفي أخبرنا عمر بن إبراهيم حدثنا مكرم بن أحمد حدثنا أحمد بن محمد بن مفلس قال سمعت محمد بن سباعة يقول سمعت أبا يوسف يقول : ما خالفت أبا حنيفة في شيء قط فتدبرته إلا رأيت مذهبه الذي ذهب إليه انتهى في الآخرة ، وكنت رجلاً ملت إلى الحديث ، وكان هو أبصر بالحديث الصحيح مني . أخبرني أبو منصور علي بن محمد بن الحسين الدقاق قال قرأنا على الحسين بن هارون القاضي عن أحمد بن محمد بن سعيد قال حدثنا محمد بن عبد الله بن نوفل حدثني عبد الرحمن بن فضل بن موفقي أخبرني إبراهيم بن مسلمة الطيالسي قال سمعت أبا يوسف يقول إني لا أدعو لأبي حنيفة قبل أبي ، ولقد سمعت أبا حنيفة يقول إني لا أدعو لحاد مع أبي . أخبرنا القاضي علي بن أبي علي البصري حدثنا أحمد بن عبد الله الدوري أخبرنا أحمد بن القاسم بن نصر أخو أبي التيث الفرائضي حدثنا سليمان بن أبي شيخ حدثني محمد بن عمر الحنفي عن أبي عباد . شيخ لهم . قال قال الأعمش لأبي يوسف : كيف ترك صاحبك أبو حنيفة قول عبد الله لا تنكح الأمهات طلاقها ؟ قال : تركه لحديثك الذي حدثته عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة أن يبرأ حين